مولود کعبہ

بقلم

خادم مذہب اہل بیت علیہم السلام سید مظہر علی شیرازی

ناشر: موسسہ جواد الائمہ علیہم السلام

مولود کعبہ

بقلم

خادم مذہب اہل بیت علیہم السلام سید مظہر علی شیرازی

ناشر: موسسہ جواد الائمہ علیہم السلام

مولود کعبہ

تالیف: آیۃ اللہ علامہ سید مظہر علی شیرازی دام ظلہ

بار: اول

تاریخ: جمادی الاولیٰ ۱۴۴۰ھ ق

تعداد: ۱۰۰۰

ناشر: مئوسسہ جواد الائمہ علیہم السلام قم المقدسہ ایران

رابطہ نمبر ایران: 09196650127

سائٹ: www.aljawaad.com

ملنے کا پتہ: موسسہ جواد الائمہ علیہم السلام قم المقدسہ۔

جملہ حقوق بحق مولف محفوظ ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

مخفی نہ رہے کہ امیرالمومنین علی علیہ السلام کی ولادت باسعادت خانہ کعبہ میں ہوئی۔ حضرت علی علیہ السلام کے علاوہ نہ ان سے پہلے اور نہ ان کے بعد کسی اور کی ولادت کعبہ میں نہیں ہوئی۔یہ فضیلت مخصوص امیرالمومنین علی علیہ السلام کے لیئے ہے۔اس فضیلت کو گھٹانے کی خاطر دشمنان اہل بیت علیہم السلام نے طرح طرح کے شبہات القا کیئے ہیں اور کر رہے ہیں۔ چونکہ یہ انٹرنیٹ کا دور ہے۔ مخالفین اپنی پوری طاقت کے ساتھ اعتقادات حقہ کو خراب ،فضائل اہل بیت علیہم السلام کا انکار کر رہے ہیں، لوگوں کو خصوصا نوجوان نسل کو اعتقادی ،اخلاقی، حوالے سے گمراہ کرنے میں فعالیت

کر رہے ہیں۔ہم نے اس تحقیقی رسالے میں میلاد امیر المومنین علیہ السلام کے بارے میں القا کیئے گئے شبہات کے جوابات دیئے ہیں۔اور آخر میں سؤالات کے جوابات بھی دیئے ہیں۔

خداوند متعال بحق محمد و آل محمد علیہم السلام سب مومنین کو اعتقادات صحیحہ پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔اور شیاطین کے شر سے محفوظ فرمائے۔

والسلام علی من اتبع الهدی

سید مظہر علی شیرازی حوزہ علمیہ قم المقدسہ

۲۵ جمادی الثانی ۱۴۳۹ھ ق

مولود کعبہ

آپ کا نام علی علیہ السلام ہے اس نام کو خداوند متعال نے اپنے نام عالی سے مشتق کیا ہے۔ اور یہ نام بحکم خدا سے رکھا گیا ہے۔اور سریانی زبان میں مبین، عبرانی زبان میں ھیولی، امین، ثبات بیان، یقین اور ایمان ہے۔تورات میں الیا، زبور میں اریا، لغت زنج میں جینا جشی زبان میں تبریک ارمن زبان میں افریقااور عربی زبان میں حیدرۃ ہے۔

آپ کی کنیت ابوالحسن والحسین، ابوشبر، ابوشبیر، ابوتراب ابوالنور، ابوالسطین اور ابوالائمہ ہیں۔

آپ کے القاب میں سب سے بڑا لقب امیر المومنین ہے جو کہ خدا نے صرف حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ مخصوص کیا ہے نہ ان سے پہلے سے کسی کو پکارا گیا ہے اور نہ ہی ان کے بعد۔

اور دوسرے القاب

وصی، امام، خلیفہ، سید الوصیین، صدیق اکبر، فاروق اعظم، قسیم الجنتة والنار، قاضی الدین، منجز الوعد، والمحنة الکبری، صاحب لوا، الزائد عن الحوض، مهلك الجان، انزع سبطین، اصلح امین، کاشف الکرب، یعسوب الدین، باب حطه، باب المقام، حجة الخصام، صاحب القضایا، فاصل القضا، سفینة النجاة، المنهج

الواضح، المحجة البیضاء، قصد السبیل، جزارۃ قریش، مغنی القرون، مکر الکرات، مدیل الدولات، راجع الرجعات، القرم الحدید ہیں۔

- آپ کے والد گرامی کا نام عمران، عبد مناف ہے اور انکی کنیت ابو طالب ہے
- والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف ہے۔
- حضرت علی علیہ السلام اور ان کے بھائی، طالب، عقیل اور جعفر، یہ ماں اور باپ دونوں طرف سے ہاشمی تھے، طالب کی اولاد نہیں ہے
- آپ کی ولادت ۱۳رجب دس سال قبل از بعثت، خانہ کعبہ میں ہوئی

- آپ کی تزویج، رسول خدا ﷺ کی اکلوتی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام سے ہجرت کے دوسرے سال ذی الحجتہ کے آغاز میں ہوئی۔

حضرت فاطمہ علیہا السلام سے آپ کی پانچ اولادیں ہیں

1. امام حسن علیہ السلام
2. امام حسین علیہ السلام
3. حضرت محسن علیہ السلام جو کہ اپنی والدہ کے بطن مبارک میں شہید ہوئے [1]
4. حضرت زینب علیہا السلام
5. حضرت ام کلثوم علیہا السلام

حضرت زینب علیہا السلام کا نکاح حضرت عبداللہ بن جعفر طیار سے ہوا حضرت عبداللہ سید تھے اور ان کی اولاد پر صدقہ حرام ہے اور حضرت ام کلثوم علیہا السلام کا عقد عون بن جعفر سے ہوا

۱۔ حضرت محسن ع کی ولادت اور ان کا چند ماہ یا چند سال کا ہونا اور پھر دنیا سے رخصت ہونے والی روایت اہل سنت کی ہے۔ اگر ہمارے کسی کتاب میں نقل ہوئی ہو تو وہ اہل سنت سے ہی ماخوذ ہے۔ مومنین متوجہ رہیں۔

تحقیقی نظریہ کے مطابق حضرت ام کلثوم بنت علی کا نکاح عمر بن خطاب سے ہرگز نہیں ہوا۔

- حضرت علی علیہ السلام کی مدت امامت تیس سال تھی اور ظاہری خلافت چار سال ۹ ماہ تقریبا
- آپ کا سن مبارک 63 سال تھا

۱۹ ماہ رمضان کو صبح کے وقت مسجد کوفہ میں ضربت لگی اور شب ۲۱ رمضان کو شہادت پا گئے۔آپ کا مدفن نجف اشرف ہے۔آپ کے پاس حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کی قبر ہے۔

آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تقریبا ۲۳ سال گزارے۔
حضور نے حجتہ الوداع کی واپسی پر بحکم خدا مقام غدیر خم پر حضرت علی علیہ السلام کی خلافت بلافصل کا اعلان کیا تھا۔
تفصیل کے لیے ہماری کتاب عقائد الشیعہ کی طرف رجوع فرما سکتے ہیں۔

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی ولادت خانہ کعبہ میں ہوئی

علماء اہل سنت کی تصریحات:

1-حاکم نیشاپوری اپنی کتاب المستدرک میں لکھتے ہیں:

«فقد تواتر الاخبار ان فاطمة بنت اسد ولدت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم الله وجهه فی جوف الکعبه»

متواتر روایات میں ہے کہ فاطمہ بنت اسد نے امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو کعبہ کے اندر جنا ہے [1]

---

[1] المستدرک علی الصحیحین ج ۳ ص ۴۸۳ فی ترجمہ حکیم بن حزام القرشی

2-ابن مغالی شافعی نے اپنی کتاب میں ایک روایت کو ذکر کیا ہے جس میں حضرت علی کی ولادت کا ذکر کعبہ میں ہونے کا ہے۔[2]

3۔حافظ گنجی اپنی کتاب میں اپنی اسناد کے ساتھ حافظ نیشاپوری سے روایت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ولد امیر المومنین علی بن ابی طالب بمکة فی بیت اللہ الحرام لیلة الجمعه لثلث عشرة خلت من رجب سنة ثلاثین من عام الفیل ولم یولد قبله ولا بعده مولود فی بیت اللہ سواہ اکراما له واجلالا لمحله فی التعظیم۔

امیر المومنین علی کی ولادت عام الفیل کے تیسویں سال جمعہ کی رات تیرہ رجب کو اللہ کے گھر کعبہ میں ہوئی ان کے علاوہ کسی کی نہ ان سے پہلے اور نہ ان کے بعد کعبہ میں ولادت ہوئی

---

[2] مناقب علی ابن ابی طالب، ص ۲۶

ہے کعبہ میں ان کی ولادت ان کے اکرام، اجلال اور تعظیم کی خاطر ہوئی ہے۔[3]

نیز حافظ گنجی نے ایک روایت میں نقل کیا ہے کہ:

فلما کان اللیلة التی ولد فیھا علی اشرف الارض فخرج ابوطالب وھو یقول ایھاالناس ولد فی الکعبه ولی اللہ عزّوجل۔

جس رات علی علیہ السلام کی ولادت ہوئی اس رات زمین چمک پڑی حضرت ابو طالب یہ کہتے ہوئے نکلے کہ اے لوگو کعبہ میں اللہ کا ولی متولد ہوا ہے۔[4]

4-ابن صباغ مالکی کی تصریح:

ولد علی علیه السلام بمکة المشرفة بداخل البیت الحرام۔۔۔ ولم یولد فی البیت الحرام قبله احد سواہ۔۔۔

---

[3] کفایۃ الطالب ص ۴۰۷ باب ۷

[4] کفایۃ الطالب ص ۴۰۶

وهی فضیلة خصه الله تعالی بها إجلالاله و اعلاء لمرتبة واظهار التکرمته

(حضرت علی علیہ السلام) مکہ مشرفہ میں کعبہ میں متولد ہوئے ان سے پہلے کعبہ میں کوئی متولد نہیں ہوا اور نہ ان کے بعد ان کے اجلال اعلی مرتبہ پر ہونے اور ان کی تکریم و عظمت کے اظہار کی خاطر اللہ نے ان کو اس فضیلت کے ساتھ مخصوص نوازا ہے.[5]

5- شیخ مومن شبلنجی کی تصریح

ولد رضی الله عنه بمکة داخل البیت الحرام--- ولم یولد فی البیت الحرام قبله احد سواه

[حضرت علی علیہ السلام] مکہ میں کعبہ کے اندر متولد ہوئے ان سے پہلے ان کے علاوہ کوئی بھی کعبہ میں متولد نہیں ہوا.[6]

---

[5] الفصول المهمة ص ۳۰

[6] نور الابصار ص ۱۵۶ او کتب دیگر

6-مذکورہ علماء کے علاوہ قدیمی ترین مورخ مسعودی متوفی 346 نے بھی تصریح کی ہے **کان مولدہ فی الکعبہ** حضرت علی کی ولادت کعبہ میں ہوئی ہے۔[7]

ماولد فی الکعبۃ قبلہ ولا بعدہ غیرہ۔ حضرت علی کے علاوہ کعبہ میں نہ ان سے پہلے کسی کی ولادت ہوئی اور نہ ہی ان کے بعد کسی کی ولادت ہوئی۔

اور وہ اپنی کتاب اثبات الوصیۃ میں لکھتے ہیں: حضرت فاطمہ بنت اسد کعبہ میں داخل ہوئیں اور حضرت علی علیہ السلام کی ولادت ہوئی اسی طرح جس طرح حضرت آمنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوئی۔

نوٹ: حضرت آمنہ سے جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی اسی طرح حضرت فاطمہ بنت اسد سے امیر المومنین علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ یہ تشبیہ اس

---

[7] مروج الذهب ج ۲۔ ۳۴۹ طبع دار الاندلس بیروت، اثباۃ الوصیۃ ص ۱۳۳

حوالے سے ہے کہ جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے بعد حضرت آمنہ نے نفاس نہیں دیکھا اس طرح حضرت فاطمہ بنت اسد نے نفاس نہیں دیکھا۔ اور سب ائمہ معصومین علیہم السلام کی امہات کا یہی حال تھا۔

7- مورخ حلبی شافعی نے بھی تصریح کی ہے کہ: **لانہ ولد فی کعبۃ**، حضرت علی علیہ السلام کعبہ میں متولد ہوئے۔[8]

8- مخفی نہ رہے اہل سنت کے کئی ایک دیگر علماء نے حضرت علی علیہ السلام کی ولادت کو کعبہ میں ھونے کا ذکر کیا ہے جس میں محدث شاہ ولی اللہ دھلوی[9] اور شھاب الدین آلوسی وغیرہ ہیں۔

---

[8] سیرہ حلبیہ ج۱ص۱۷۸طبع دار الفکر

[9] ازالتہ الخفاعن خلافتہ الخلفا، شرح الخریدۃ الغیبیتہ فی شرح القصیدہ الصینیتہ کمافی الغدیر

آلوسی کی تصریح:

کون اللہ امیر کرم اللہ وجھہ ولد فی بیتہ امر مشھور فی الدنیا و ذکر فی کتب الفریقین السنۃ و الشیعۃ

امیر المومنین کرم اللہ کی ولادت کا کعبہ میں ہونا یہ دنیا میں مشہور ہے اور فریقین سنی و شیعہ کی کتب میں مذکور ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اہل سنت کے علماء کی تصریحات سے درج ذیل نکات کا استفادہ ہوتا ہے

1. حضرت علی کی ولادت خانہ کعبہ میں ہوئی
2. کعبہ میں حضرت علی کی ولادت کے بارے میں روایات متواتر ہیں [اور تواتر موجب علم و یقین ہوتا ہے]
3. خانہ کعبہ میں ولادت فضیلت ہے اور یہ فضیلت حضرت علی علیہ السلام کے اجلال واکرام اور انکے بلند

مرتبہ پر ہونے کی وجہ سے ان کے ساتھ مخصوص ہے

4. حضرت علی علیہ السلام کے علاوہ کعبہ میں کسی کی ولادت نہیں ہوئی

5. کعبہ میں حضرت علی علیہ السلام کی ولادت کی خبر سنی و شیعہ میں مشہور ہے۔

وہابیت کے شبہات اور ان کے جوابات

- وہابیت اور نواصب کا پہلا شبہہ یہ ہے کہ کعبہ میں حکیم بن حزام قریش بھی پیدا ہوا ہے

جواب : یہ شبہہ باطل اور مردود ہے کیونکہ خود علماء اہل سنت نے تصریح کی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کے علاوہ نہ ان سے پہلے اور نہ ان کے بعد کسی اور کی کعبہ میں ولادت نہیں ہوئی۔

حکیم بن حزام کی کی ولادت کی روایت کا راوی زبیر بن بکار ہے۔

اولاً: تو یہ راوی بقول ابن عدی کے یضع الحدیث حدیثیں گھڑتا تھا۔

صالح جزرہ کہتا ہے ہم سے ابو یحییٰ وقار نے کہا: **وکان من الکذابین الکبار** کہ وہ (بڑے بہت جھوٹ بولنے والوں سے تھا)[10]

ثانیاً: اس نے مصعب بن عثمان بن مصعب بن عروہ بن زبیر بن عوام، سے روایت کی ہے یہ مصعب رجالی حوالے سے مجہول ہے۔

ثالثاً: زبیر بن بکار بن عبداللہ بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن زبیر بن عوام، یہ خاندان، اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عداوت رکھتا تھا ممکن ہے حضرت علی کی فضیلت کو گھٹانے کی خاطر روایت کو گھڑا ہو۔

زبیر، عباسی خلیفہ کی طرف سے قاضی تھا۔ بنو امیہ اور عباسیوں کی اہل بیت علیہم السلام سے عداوت کسی پر مخفی نہیں ہے۔

---

[10] تاریخ اسلام ذهبی ج ۱۹ ص ۱۴۲

عیون میں ہے کہ زبیر بن بکار نے طالبی سادات کے ایک شخص سے کسی چیز پر قبر اور منبر کے درمیان قسم اٹھوائی تھی اور یہ شخص مبروص ہو گیا تھا۔

اور زبیر کے باپ بکار نے ، امام رضا علیہ السلام پر ظلم کیا تھا تو انہوں نے بد دعا دی اسی وقت اس شخص پر اوپر سے پتھر پڑا اور اس کی گردن مندق ہو گئی۔

اور زبیر کا دادا عبداللہ بن مصعب نے یحییٰ بن عبد اللہ بن حسن کے عھد کو پھاڑ ڈالا اور رشید کے سامنے ان کی اھانت کی اور کہا اے امیر المومنین اس کو قتل کر دو۔

اسی وقت یہ بخار میں مبتلا ہو گیا اور تین دن کے بعد مر گیا اور اس کی قبر کئی دفعہ دھنس گئی۔[11]

اور اس کا جد اعلی عبداللہ ابن زبیر کا حال سب کو معلوم ہے اور زبیر بن عوام ، وہ شخص تھا جس نے حضرت علی علیہ السلام سے

---

[11] منتھی المقال فی احوال الرجال ج ۲ ص ۱۵۹

بیعت کر کے توڑ دی تھی یہ ہے حال اس روایت کے راوی زبیر بن بکار اور اس کے خاندان کا۔

- **وہابیت کا دوسرا شبہہ اور اس کا جواب:**

ان کا یہ شبہہ کہ کعبہ کے اندر بت پڑے تھے گویا کعبہ بت خانہ میں تبدیل ہو گیا تھا تو کیا ایسی جگہ پر ولادت باعث فضیلت ہے؟

جواب:

اس شبہہ کا جواب یہ ہے کہ کعبہ کو بیت اللہ الحرام کہتے ہیں یعنی اللہ کا گھر، خدا نے کعبہ کو اپنی طرف نسبت دی ہے اور یہ باعظمت اور بافضیلت مکان ہے ہر نبی نے کعبہ کا طواف کیا ہے زمانہ جاہلیت میں بھی لوگ کعبہ کو باعظمت سمجھتے تھے اور اس کا طواف کرتے تھے، لوگوں نے اپنی جہالت کی وجہ سے کعبہ میں بت رکھ دیے تھے تو ان کے بت رکھنے کی وجہ سے کعبہ کی عظمت اور شرف میں فرق نہیں پڑا۔

فرض کریں العیاذ باللہ کسی کافر ملک میں لوگ، مسجد میں شراب کی بوتلیں اور بت رکھ دیں تو کیا ان کے اس فعل کی وجہ سے مسجد کا شرف ختم ہو جائے گا؟ یا پھر بھی مسجد کی عظمت اور اس کا شرف برقرار رہے گا؟

کیا خیال ہے یقینا مسجد کی عظمت اور شرف باقی رہے گا مسجد کے شرف میں کچھ فرق نہیں پڑے گا۔

اسی طرح مشرکین کے بت رکھنے سے کعبہ کی عظمت اور شرف میں کچھ فرق نہیں پڑئے گا۔

کعبہ، کعبہ ہی ہے یہ ہر حال میں بیت اللہ الحرام حرمت والا اللہ کا گھر ہے۔

بیت اللہ میں حضرت علی علیہ السلام کی ولادت، ان کے لیے مخصوص فضیلت ہے جیسا کہ علماء اہل سنت نے تصریح کی ہے کما مر۔

امیر المومنین علیہ السلام کی ولادت با سعادت بیت اللہ میں ہوئی اور ان کی شہادت بھی اللہ کے گھر مسجد کوفہ میں ھوئی۔ یہ فضیلت نہیں تو اور کیا ھے فافھم جیدّا۔

وھابیت اور نواصب کا تیسرا شبھہ اور اس کا جواب:

ان کا یہ شبھہ کہ کعبہ کے اندر ولادت سے عورت کے خون نفاس کی وجہ سے کعبہ نجس ہو جائے گا۔

جواب: اس شبھہ ہ کا جواب یہ ہے کہ معصومین علیہم السلام کی امھات پر انکی معصوم اولاد کی وجہ سے خدا نے ان کو خصوصیت سے نوازا ہے، خدا نے معصومین علیھم السلام کو آلودگی سے منزہ رکھا ہے معصومین کی امھات کو حیض و نفاس نہیں آتا [12] جیسا کہ مسعودی نے اثبات الوصیۃ میں لکھا ہے کہ

---

[12] کافی تاج المولید والعوالم والبحار وغیر ذالک

حضور ﷺ کی ولادت کے وقت آپ کی والدہ گرامی حضرت آمنہ علیہا السلام نے نفاس نہیں دیکھا۔

سؤالات وجوابات

سوال: کیا معصومین علیہم السلام نور ہیں یا بشر، کیاان کی ولادت ہوتی ہے یا نزول صحیح کیا ہے؟

جواب: حضرات محمد وآل محمد علیہم السلام کو خدا نے سب سے پہلے اپنے نور سے خلق کیا ہے۔اور ان کی وجہ سے باقی سب مخلوق اور اشیا کو خلق کیا ہے۔

محمد وآل محمد علیہم السلام کی خلقت حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت سے کئی ہزار سال پہلے تھی اور وہ عرش پر خدا کی عبادت کرتے تھے پھر خدا نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو خلق کیا تو ان انوار مقدسہ کو ان کی صلب میں رکھا چونکہ ان کی خلقت سے انسانوں کو هدایت ، مطلوب تھی اور یہ

انوار پاکیزہ اصلاب اور پاکیزہ ارحام میں منتقل ہوتے ہوئے دنیا میں تشریف لائے۔

جب عرش پر تھے تو نور محض تھے وہاں ان کی خلقت مٹی[1] سے نہیں تھی یہی وجہ ہے کہ وہاں نہ کھاتے تھے اور نہ پیتے تھے اور نہ ہی وہاں اور کوئی بشری لوازم تھے وھاں ان کا طعام، تسبیح و تقدیس تھا۔

خدا نے ان انوار کو عرش سے حضرت آدم علیہ السلام کی صلب میں رکھا اور یہ انوار مقدسہ پاکیزہ اصلاب اور پاکیزہ ارحام سے منتقل ہوتے ہوئے دنیا میں تشریف لائے اور یہاں بشری صورت میں آئے ہیں لھذا یہی وجہ ہے کہ دنیا میں یہ ماکولات اور مشروبات کو استعمال کرتے ہیں اور لوازم بشری رکھتے ہیں چونکہ انسانوں کی ھدایت کے لیے آئے ہیں تاکہ لوگوں کے لیئے نمونہ عمل بنیں اور لوگ ان کے اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر دنیا و آخرت کی سعادت پر فائز

[1] ازالہ شبہہ ؛ مخصوص طینت سے خلقت ابدان، مرحلہ بلا لکھا جاتا ہے

ہوں۔ لھذا بشری صورت میں آئے ہیں خداوند متعال ارشاد فرماتا ہے کہ: اگر ہم کسی فرشتہ کو بھی نبی بنا کر بھیجتے تو اسے بھی بشری صورت میں بھیجتے ۔ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ۔[13]

اگرچہ بشری صورت میں آنے کے باوجود بھی، عام انسانوں سے امتیاز رکھتے ہیں۔ والتفصیل فی محلہ ۔

نتیجہ یہ ہے کہ حضرات محمد وآل محمد علیہم السلام حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت سے پہلے عرش پر نور محض تھے۔ ظاھراً وباطناً۔ وہاں سے خدا نے ان کو صلب آدم میں رکھا یہ عرش سے نزول تھا اور دنیا میں بشری صورت میں تشریف لائے ہیں حضرات محمد وآل محمد علیہم السلام باطن میں نور اور ظاھر میں بشر ہیں لھذا دنیا میں ان کے تشریف لانے پر ولادت کا

---

[13] سورہ انعام آیہ ۹

لفظ روایات اھل بیت علیہم السلام میں نقل ہوا ہے کما فی الکافی وغیرہ۔ [1]

لیکن مخفی نہ رہے کہ ان کی ولادت ہم جیسی نہیں ہوتی ان میں اور عام لوگوں میں بہت سارے فرق ہیں ان کی ولادت کی کیفیت میں فرق ہے حضرت عیسی علیہ السلام کی بھی بنص قرآن بغیر باپ کے ولادت ہوئی ہے لیکن وہ بھی اپنی ماں حضرت مریم علیہا السلام کے بطن میں رہے ہیں اور ان کی ولادت، ان کی ماں کی، ران مبارک سے ہوئی ہے کما فی العوالم وغیرہ، حضرات معصومین علیہم السلام باپ اور ماں دونوں رکھتے ہیں لیکن ان کی ولادت کی کیفیت ایسے ہی ہے جیسے حضرت عیسی علیہ السلام اپنی ماں کی ران سے پیدا ہوئے تھے اور معصومین علیہم السلام کی امھات کو خدا نے حیض و نفاس کی آلودگی سے منزہ رکھا ہے۔

1- سورہ مبارکہ تغابن آیت نمبر ۸، کے بارے میں تفسیر قمی اور برھان میں ابو خالد کابلی کی روایت میں، نور سے مراد امیر المومنین اور ائمہ علیہم السلام ہیں، یہ باطنی تفسیر اور تاویل ہے۔

مخفی نہ رہے کہ امام حسن عسکری ع کا فرمان انا معاشر الاوصیاء لسنا نحمل فی البطون وانما نحمل فی الجنوب الخ، یہ کیفیت ولادت کے مربوط ھے۔

خلاصہ یہ ہے کہ معصومین علیہم السلام باطن میں نور اور ظاہر میں بشر ہیں۔ نور اور بشر والی آیات و راویات کی جمع اسی میں ہے۔ فافھم جیداً۔

سؤال: کیا یا علی علیہ السلام مدد کہنا جائز ہے؟

جواب: یا علی علیہ السلام مدد کہنا جائز ہے کیونکہ حضرت علی علیہ السلام کی مدد، خدا کی مدد ہے اور اس کا شرک کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے ہر نبی کی مخفیانہ مدد کی ہے اور سید الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی آشکارا مدد کی ہے۔

سؤال: کیا حضرت علی قبر میں آتے ہیں؟

جواب: قبر میں حضرت علی علیہ السلام تشریف لاتے ہیں اور مومنین کی مدد بھی کرتے ہیں۔

سؤال: کیا معصومین علیہم السلام علم غیب رکھتے ہیں؟

جواب: حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام کو خدا نے علم غیب دیا ہے اور کائنات کی کوئی شئی ان پر مخفی نہیں ہے۔ البتہ عام حالات میں وہ اپنے علم غیب کو استعمال نہیں کرتے بلکہ اپنے ظاہری علم کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ اس نکتے کو اچھی طرح سمجھیں کیونکہ اگر یہاں خلط کردیا تو عقیدے میں خرابی پیدا ہو جائے گی۔

سؤال: کیا معصومین علیہم السلام ولایت تکوینی رکھتے ہیں؟

جواب: خدا نے حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام کو قدرت عطاء کی ہے وہ باذن اللہ، کائنات میں جس طرح چاہیں تصرف کر سکتے ہیں وہ ولایت مطلقہ رکھتے ہیں لیکن عام حالات میں وہ اپنی قدرت استعمال نہیں کرتے۔ تفصیل کیلئے ہماری تحقیقی کتاب عقائد الشیعہ کی طرف رجوع کرسکتے ہیں[14]۔

---

[14] - یہ کتاب طبع ہو چکی ہے اور موسسہ جوادالائمہ کی سائیٹ پر بھی موجود ہے۔

سؤال: کیا معصومین علیہم السلام کے حاضر اور ناظر ہونے کا عقیدہ صحیح ہے؟

جواب: اجمالاً معصومین علیہم السلام کے حاضر و ناظر ہونے کا عقیدہ صحیح ہے۔ کیونکہ حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام مظہر اسماء الھی ہیں اور خدا کے اسماء میں سے ایک اسم محیط ہے پس محمد و آل محمدؐ باذن اللہ ہر جگہ احاطہ رکھتے ہیں۔

دوسری دلیل یہ کہ ہر نمازی سلام **السلام علیك ایھا النبی ورحمة الله و برکاته** پڑھتا ہے اور کاف ضمیر خطاب کی ہے حضورؐ کو حاضر سمجھ کر سلام پڑھتا ہے خواہ دنیا کے جس خطے میں ہو۔

نیز زیارات میں بھی خواہ زیارت دور سے پڑھی جائے ہر مومن، معصومین علیہم السلام کو خطاب کی ضمیر سے سلام کرتا ہے۔

تیسری دلیل یہ کہ امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں ہمیں حاضر سمجھو۔

چوتھی دلیل یہ کہ سات آسمان اور سب زمینیں اور جو کچھ ان میں ہے وہ معصوم کے سامنے ایسے ہیں جیسے ان کے دست مبارک کی ہتھیلی۔ صرف وہابی قسم کے لوگ اپنی جہالت، غرض اور مرض کی وجہ سے انکار کرتے ہیں معصومین کو اپنے آپ پر قیاس کرتے ہیں اور شب و روز منظّم طریقے سے اپنے باطل افکار کی ترویج میں مشغول ہیں۔

سؤال: موجود حالات میں مومنین کا وظیفہ شرعی کیا ہے؟

جواب: اپنے اعتقادات حقہ کی حفاظت رکھیں، واجبات کو انجام دیں اور محرّمات سے اجتناب کریں نسل حاضر اور آیندہ نسلوں تک صحیح عقائد کو پہنچانے کے لیے بنیادی کاموں کی طرف توجہ دیں۔ دینی مدارس کی تاسیس، مرکزی دینی تحقیقی اداروں اور کتاب خانوں کا قیام، پڑھے لکھے ذمہ دار علماء حقہ

کی طرف رجوع کرنا اور ان سے استفادہ کرنا ضروری امور ہیں لیکن ہمیں افسوس ہے کہ اہل ولاء میں ان سب چیزوں کا فقدان ہے اور آیندہ کی کسی کو کوئی فکر بھی نہیں ہے اور نہ ہی پورے پاکستان میں کوئی فکر دینے والا ہے، فعالیت نام کی کوئی چیز موجود نہیں ہے۔ مومنین علم اور علماء سے دور ہیں اور بنیادی کاموں سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتے تو پھر مذہب ترقی کیسے کرے گا؟ خداوند متعال قرآن میں فرماتا ہے:

إِنَّ اللهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ (رعد 11)

خدا کسی قوم کے حالات کو اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے کو تبدیل نہ کرلے۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی ہی حالت بدلنے کا

آیۃ اللہ سید مظہر علی شیرازی کے مطبوعہ اور غیر مطبوعہ قلمی آثار

ناشر: مؤسسہ جواد الائمہ علیہم السلام

1-وضوء النبیؐ
2-صلاۃ النبیؐ
3-صراط النجاۃ
4-اجوبۃ الاسئلہ
5-عقائد الشیعہ
6-مستند المناظرین
7-علمی رسائل
8-اعتقادی سوالوں کے جوابات
9-رسالہ عزاداری امام حسین علیہ السلام
10-فضائل صلوات
11-فضائل الشیعہ
12-الموضوعات
13-قواعد الحدیث و اصطلاحاتہ
14-کردار بنو امیہ
15-آداب الدعاء
16-دفع الشبہات عن الامام المہدی
17-دفع الشبہات عن ایمان سیدنا ابی طالب علیہ السلام
18-دفع الشبہات عن الاجتہاد و التقلید
19-التحقیق فی آیۃ الغار
20-تحقیق در نماز جنازہ رسول ﷺ
21-رسالہ فی صلاۃ العیدین
22-رسالہ فی صلاۃ الجمعہ
23-الشہادۃ الثالثہ
24-تفسیر آیہ تطہیر
25-سیاہ پوشی
26-توضیح المسائل اردو
27-الحاشیہ علی منہاج الصالحین
28-التعلیقہ علی کتاب الحج من العروۃ الوثقیٰ
29-مولود کعبہ
30-و تالیفات دیگر